ختم نبوت کے موضوع پر چالیس حدیثوں کا خوبصورت مجموعہ

اربعینِ ختمِ نبوت

مرتب

علامہ حافظ محمد نواز بشیر جلالی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

و خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ، ڈڈیال آزاد کشمیر

جلالیہ پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	......	**اربعین ختمِ نبوت**
مصنف	......	علامہ محمد نواز بشیر جلالی
نظر ثانی	......	حافظ محمد شہزاد ہاشمی
کمپوزنگ	......	علامہ محمد عارف ستار القادری
پروف ریڈنگ	......	مولانا محمد فاروق شریف، مولانا شکور احمد ضیاء سیالوی
باہتمام	......	مولانا محمد کاشف جمیل (0345-4666768)
تعداد	......	1000
سن اشاعت	......	(طبع اول) ربیع الاول 1435ھ/جنوری 2014ء
		(طبع دوم) جمادی الاولیٰ 1435ھ/ مارچ 2014ء
ناشر	......	جلالیہ پبلی کیشنز، لاہور

ملنے کے پتے

- ☆ جلالیہ پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ جامعہ جلالیہ معصومیہ مظہر الاسلام، جلالپور بھٹیاں ضلع حافظ آباد
- ☆ مکتبہ **شمس و قمر**، متصل جامعہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور
- ☆ قدیم مرکزی جامع مسجد حنفیہ، ڈڈیال ضلع میر پور آزاد کشمیر
- ☆ مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ لاہور ☆ نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور رمکہ سنٹر اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ فکرِ اسلامی کھاریاں ☆ مکتبہ اہلسنت، دینہ

انتساب

میں اپنی عاجزانہ کاوش کو

حافظ الملت والدین، جنیدِ زماں، پیر طریقت رہبر شریعت، منبع جود وسخا

حضرت علامہ پیر سیّد جلال الدین شاہ مشہدی

حضور حافظ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ

(جو علوم وفنون کے بحرِ ذخار، طریقت و معرفت کے شاہسوار اور کاروانِ عشق ومستی کے امیر برحق تھے۔اور جن کی ساری زندگی قال اللہ و قال الرسول ﷺ کی صدائیں بلند کرتے ہوئے گزری۔)

اور اپنے پیرومرشد نائب حافظ الحدیث پیر طریقت رہبر شریعت

پیر سیّد مظہر قیوم شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ

(جن کی نسبت اور تعلق میرے لیے سرمایۂ حیات ہے۔اور جن کے روحانی فیض میں دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔)

کے نام منسوب کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حافظ محمد نواز بشیر جلالی

تقریظ جمیل

پروردۂ آغوشِ ولایت، قاسمِ فیضانِ حافظ الحدیث، پیر طریقت

صاحبزادہ پیر سیّد محمد نوید الحسن شاہ مشہدی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف

علم حدیث وہ علم ہے جس کی خدمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے رہے۔ شروع ہی سے اہلِ اسلام نبی پاک ﷺ کے ارشادات کو لکھتے، حفظ کرتے اور ایک دوسرے تک پہنچاتے ۔ نبی اکرم ﷺ نے حفظِ حدیث کی ترغیب کے لیے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِهَا فَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّ شَهِیْدًا ۔

(ترجمہ) جس نے اپنے دینی معاملہ کے متعلق چالیس احادیث حفظ کیں، میں قیامت کے دن اس کے لیے شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔

اہل ایمان اس حدیث مبارکہ کا مصداق بننے کے لیے احادیث مبارکہ کو حفظ کرنے کی کوشش کرتے تاکہ آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔

محدثین میں سے ایک کثیر تعداد نے چالیس احادیث مبارکہ کے جمع

کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

محبّی فی اللہ حافظ محمد نواز بشیر جلالی زاد اللہ علمہ وفضلہ نے بھی کبار کی اتباع کرتے ہوئے ختم نبوت کے موضوع پر چالیس احادیث مبارکہ کو جمع فرمایا، جس میں ایک جگہ پر قارئین کو ختم نبوت کے حوالے سے کافی مواد میسر آ سکے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین علیہ التحیۃ والتسلیم

والسلام

دعا گو و دعا جو

محمد نوید الحسن

سجادہ نشین درگاہ حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ، بھکھی شریف

تقریظ جمیل

فاضل اجل، حضرت علامہ

صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی

مدرسہ نور عالم جامعہ الحکیم اینڈ اسلامی دارالافتاء کونسل، بریڈفورڈ برطانیہ

دنیا کے تمام فتنوں میں جو آج تک رونما ہوئے۔ فتنہ قادیانیت سرِ فہرست ہے۔ یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ باہر سے کچھ اور ہیں اور اندر سے کچھ اور ہے۔ اس لیے اس خطرناک سازش سے بچنا لازمی ہے۔ یہ بات اجماع امت سے ثابت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان کا دارومدار ہے۔ یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے۔

اسی لیے علامہ جلالی صاحب نے چالیس احادیث (اربعین ختم نبوت) جمع فرما کر بہت عظیم کام کیا ہے۔ اس عظیم کاوش پر میں علامہ خطیب پاکستان حافظ محمد نواز بشیر جلالی صاحب مدظلہٗ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں اور زیادہ زور عطا فرمائے۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان کیا ہے کہ قرآن مجید کے بعد نبی کریم ﷺ کے بعد، نبوت و وحی کا دعویٰ کرنا تمام انبیاء کرام کی توہین ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جسے کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ دیوارِ ختم نبوت میں سوراخ کرنا، نقب لگانا دین اسلام کے تمام نظام کو درہم برہم کر دینے کے مترادف

ہے۔ قادیانی کفر کا وجود عالمِ اسلام، عقائدِ اسلام، عصمتِ انبیاء کرام اور خاتمیتِ محمد ﷺ اور کاملیتِ قرآن مجید کے لیے قطعاً مضر اور منافی ہے۔ (فیضانِ اقبال، ص ۵۴۴)

پاکستان کی تاریخ میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر پوری مسلم قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اب وہ آئینی طور پر بھی مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافر ہیں۔ حضرت علامہ حافظ محمد نواز بشیر جلالی صاحب نے چالیس احادیث مبارکہ (اربعین ختم نبوت) جمع فرما کر ایک ایسی کاوش کی ہے جو اس سے پہلے اس انداز میں منظر عام پر نہیں آئی۔ علامہ جلالی صاحب نے ان باطل و کفریات کا ردّ علمی و عقلی اور تحقیقی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب مسلک حق اہلسنت وجماعت کی تائید وحمایت میں دلائل وحقائق کا عظیم ذخیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بوسیلۂ مصطفےٰ جانِ رحمت ﷺ اسے مقبول عام فرمائے اور عوام الناس اور علماء کرام کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مؤلف کتاب ہٰذا کو مزید خدمتِ دین اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر میدان میں کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نبی کائنات حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے صدقے علامہ جلالی صاحب موصوف کے قلم کو انوار وتجلیات بکھیرنے کی عظیم اور مزید سعادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

العبد صاحبزادہ محمد حنیف رضا نقشبندی

بروز جمعۃ المبارک، 29.11.13

24 محرم الحرام 1435ھ

تقریظ جمیل

علامہ محمد شہزاد ہاشمی

مدرّس جامعہ غوثیہ نوریہ سبزہ زار لاہور

علامہ حافظ محمد نواز بشیر جلالی صاحب کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔آپ عرصۂ دراز سے ملک کے طول وعرض میں اپنی خطابت کا جادو جگا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسنِ صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت کی دولت سے بھی حصۂ وافر عطا فرمایا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاص عطا حسن صوت کی بدولت آپ کو اپنے اور پرائے سبھی احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

عرصۂ دراز سے آپ ہر محفل کی جان کی حیثیت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ قبلہ جلالی صاحب صرف فن خطابت کے ہی شہسوار نہیں بلکہ آپ میدان تحقیق و تصنیف میں اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں۔اس سے پہلے بھی آپ کی کئی کتابیں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں اور علمی و تحقیقی حلقوں سے دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

کتاب ہذا ''اربعین ختم نبوت'' میں آپ نے ختم نبوت کے عنوان پر چالیس احادیث ترتیب دے کر عصر حاضر کی بہت بڑی ضرورت کو کچھ حد تک پورا کر کے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ السلام کے اس فرمان من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینها بعثه الله فقیها و کنت له یوم القیامة شافعا و شهیدا کا مصداق بننے کی کوشش کی ہے۔

کتاب ہذا میں علامہ موصوف نے احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ آقا کریم ﷺ ہی اللہ کے آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج آپ ﷺ کے سر پر سجانے کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ کے بعد نہ ہی کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ ہی اس کی امت ہوگی۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کی تربیت اس نہج پر کریں کہ وہ ہمہ وقت مسئلہ ختم نبوت کی نزاکت اور حساسیت کو صحیح معنوں میں سمجھے۔

میرا تعلق علامہ جلالی صاحب سے عرصۂ دراز سے ہے، جہاں تک میں آپ کو جانتا ہوں، آپ مسلک حق اہلسنّت کے ایسے سپاہی ہیں جو اپنا تن من دھن مسلک حق کے لیے ہر وقت وقف کیے ہوئے ہیں۔ کوئی بھی تحریک ہو، کوئی بھی جلسہ ہو، علامہ جلالی صاحب صف اول کے قائدین میں نظر آتے ہیں۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جلالی صاحب ڈنڈوں، سوٹوں یا گولیوں سے ڈر کر گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے ہوں بلکہ ناموسِ خدا اور ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لیے آپ ہمیشہ سینہ سپر رہتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علامہ جلالی صاحب کی خطابت کی طرح ان کے قلم کے فیضان کو بھی عام فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیة و التسلیم

محمد شہزاد ہاشمی

تقریظِ جمیل

علامہ قاری محمد طاہر عزیز باروی

خطیب جامع مسجد کے بی کالونی، لاہور

و استاذ جامعہ حنفیہ غوثیہ، لاہور

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش

قطب ولایت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ باآوازِ بلند یہ صدا لگاتے "ہر چہ کند خدا کند" (جو کچھ کرتا ہے خدا ہی کرتا ہے) حسب معمول یہ آواز لگاتے لگاتے سر بازار جا پہنچے۔ کسی بدمست جوانی کے حامل نوجوان نے استہزاءً پیچھے سے مکا مارا، پیچھے مڑ کر دیکھنے پہ پوچھا: بابا! جب تم کہتے ہو ہر چہ کند خدا کند، تو پیچھے مڑ کے کس کو دیکھا۔۔۔؟

جواباً فرمایا: میں اس بات کو صرف کہنے کی حد تک نہیں کرتا بلکہ یہ تو میرے ایمان کا حصہ، میں تو صدقِ دل سے اس بات پر یقین رکھتا ہوں، اسی لیے تو بانگ دہل کہتا ہوں کہ ہر چہ کند خدا کند، پیچھے مڑ کے دیکھنے کا مسئلہ تو وہ اس وجہ سے کہ میں نے سوچا دیکھوں تو سہی اس بدبختی کے لیے انتخاب کس کا ہوا ہے۔۔۔؟

قارئین! جب کسی بدبختی کے لیے انتخاب اور نصیبے کی بات ہے تو خوش

نصیبی وخوش قسمتی کے لیے کیوں نہیں؟ رشک آتا ہے جناب فاضل جلیل عالمِ نبیل، خطیب دل سوز، مقرر دل نواز، واعظ خوش الحان، حضرت علامہ مولانا محمد نواز بشیر جلالی صاحب خطیب اعظم آزاد کشمیر، پر جو کہ عالمِ اسلام کی عظیم دینی یونیورسٹی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے قابل فخر فضلاء میں سے ہیں۔ عالم اسلام میں ان کی سکہ بند خطابت کے علمی وفکری جواہر پارے تو اپنا آپ منوا ہی چکے تھے تو تدریسی و تقریری بے پناہ مصروفیات کے باوصف تحریری میدان میں طبع آزمائی کی تو خوب کامیاب ٹھہرے۔ کوئی نصف درجن کتب منظر عام پر آ کے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔

زیر نظر رسالہ "اربعین ختم نبوت" کے نام سے رقم فرمایا، جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد رسالہ ہے، ختم المرسلین سید العالمین جناب نبی مکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان امت کا اجتماعی مسئلہ ہے کہ جو ختم نبوت کا کسی بھی طور منکر ہے، وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (احکامِ شریعت، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، ص۱۱۲، ۱۲۲، ۱۷۷)

حضرت نواز جلالی صاحب نے اس موضوع پر چالیس احادیث جمع کی ہیں، اس سے قبل بھی اربعین کے نام سے کئی رسائل موجود ہیں۔ جن میں سے چند ایک کو تو بہت زیادہ مقبول ملی، جن میں حضرت عبداللہ بن مبارک نے سب سے پہلے اس کی طرح ڈالی کہ "اربعین لابن مبارک" تحریر فرمائی۔

اور چلتے چلتے عبداللہ بن مبارک کی یہ بات جو روح پرور بھی ہے، ایمان افزاء بھی پڑھئے کہ آپ ملک شام میں بغرض تعلیم گئے تو وہاں دورانِ تعلیم کچھ تحریر کرنے کے لیے کسی دوست سے قلم مستعار لیا، تو پھر وہاں سے واپسی کے لیے

رختِ سفر باندھا اور اپنے گھر ایران کے شہر مرو پہنچے تو اپنے سامان میں وہی قلم دیکھا تو خاصے فکرمند اور پریشان ہوئے۔اسی اثناء میں واپسی کے لیے عازمِ سفر ہوئے اور ہزاروں میل پا پیادہ سفر فرما کے وہاں پہنچے اور جا کر قلم واپس کیا اور پھر اپنے گھر آئے۔

ادھر سے کون گزرا تھا کہ اب تک
دیارِ کہکشاں میں روشنی باقی ہے

خیر! بات دور نکل گئی، بات کر رہے تھے اربعین کی پھر یہ سلسلہ چل نکلا، ابن عساکر نے تو کئی اربعینات لکھ ڈالیں، امام غزالی نے اربعین فی اصول الدین، شیخ ابن عربی نے اربعین لابن عربی، امام نووی نے اربعینِ نووی، علامہ ابن حجر مکی نے عدل کے موضوع پر چالیس احادیث جمع کیں اور اس کا نام اربعین عدلیہ رکھا اور اب حضرت جلالی صاحب، جو کہ خوئے دلنوازی پہ دیرینہ کاربند ہیں۔

کوئی کارواں سے لوٹا ، کوئی بدگماں حرم سے
کہ میر کارواں میں نہیں خوئے دلنوازی

اس موضوع پر قلم اٹھایا اور ختم نبوت پر چالیس احادیث جمع فرمائیں اور یہ سب صحیح الاسناد ہیں۔اس اربعین کی یہ بھی انفرادی خصوصیت ہے کہ اس سے پہلے جتنی بھی اربعین مرتب ہوئیں، یہ ساری مختلف موضوعات پر ہیں ۔سوائے اربعین عدلیہ کے مگر جلالی صاحب قبلہ نے صرف ختم نبوت پر چالیس احادیث جمع کیں اور یوں وہ حافظ قرآن اور حافظ دیوانِ رومی کشمیر سے حافظِ اربعین ختم نبوت بھی ہو گئے۔

اور خوش نصیبی ہے ان افراد کی جنہیں چالیس احادیث یاد ہیں کہ نبی

رحمت ہادیٔ عالم مرشد کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:

’’اس شخص کا دل تروتازہ رہے جس نے میری حدیث کو سنا،
اور اس کو دوسروں تک پہنچایا۔‘‘

اور جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تو ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس نے چالیس احادیث میری امت کو پہنچائیں، جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نفع دیا تو قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔(حلیۃ الاولیاء، ج۴، ص۱۶۹)

ڈھیروں مبارکبادیں ہوں جناب علامہ جلالی صاحب کو کہ انہوں نے اتنا عظیم کام سرانجام دیا۔خلاق عالم کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ اللہ پاک ان کے قلم میں برکات وثمرات کا اضافہ فرمائے ۔انہیں صحت وسلامتی کے ساتھ دین متین کی خدمت کی مزید توفیق خیر رفیق عطا فرماتے ہوئے رسالہ ہذا کو نافع ومفید بنائے۔
آمین بجاہ ختم المرسلین

محمد طاہر عزیز باروی
خطیب جامع مسجد خدابخش کالونی، ڈیفنس روڈ لاہور
مدرّس جامعہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور
0300-4829221

تقریظ جمیل

فاضل جلیل، نامور ادیب، مصنف کتب کثیرہ

جناب علامہ صلاح الدین سعیدی زیدہ مجدہ

لاہور

اربعین کا سفر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس احادیث میری امت تک پہنچائیں وہ قیامت کے دن زمرۂ فقہاء میں اٹھے گا۔

اس فرمان مقدس کی تعمیل میں ہزاروں اہل قلم نے اپنی اپنی صلاحیتوں اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق ''اربعین'' مرتب کیں۔ اسلامی لٹریچر کی تاریخ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی اربعین نووی نے بڑی شہرت پائی۔ پھر محدثین، فقہاء اور علمائے اسلام نے اس خصوص میں شاندار لٹریچر تخلیق کیا۔

اربعینِ شاہ ولی اللہ نے بھی بہت نام کمایا، ماضی قریب میں فقیہ اعظم علامہ محمد شریف کوٹلی لوہاراں نے ''اربعین حنفیہ'' لکھی، مولانا محب اللہ نوری نے حال ہی میں ''اربعین ختم نبوت'' تحریر کی، جامعہ نعیمیہ کے فاضل مولانا ذوالفقار عطاری نے ''اربعین میلاد'' اور خانیوال کے محقق حافظ شاہد محمود خان نے بھی حال

ہی میں اربعین ترتیب کی۔

یہ مختصر تفصیل ارتجالاً ذہن میں آ گئی۔ اصل بات میرے قابل دوست حضرت مولانا محمد نواز بشیر جلالی کی مرتب کردہ اربعین ختم نبوت کی کرنی ہے۔ موصوف نے نظریۂ ختم نبوت کی فکری آبیاری کے پیش نظر یہ کتابچہ سپردِ قرطاس کیا ہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی بشارت کے مستحق ٹھہرے ہیں۔ مولانا موصوف اس سے قبل بھی علمی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ اس خوبصورت مجموعہ میں آپ نے ایک اہم اور بنیادی اعتقادی مسئلہ کو ان چالیس احادیث کی روشنی میں شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضرت کا اصل میدان خطابت ہے لیکن انہیں دورِ طالبعلمی ہی سے اسلامی صحافت وادب سے دلچسپی رہی ہے اور گاہے گاہے کچھ لکھتے رہتے ہیں۔ اس موقع پر میں ان کے قارئین کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ جسارت کروں گا کہ آپ کے سامعین کا آپ پر پورا پورا حق ہے لیکن ''سامعین'' کے ساتھ ساتھ اپنے ''قارئین'' کو بھی یاد رکھا کریں اور ان کے لیے بھی وقت نکالا کریں۔

صلاح الدین سعیدی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

حضور ﷺ امام الانبیاء سید الجن والانس قائد المرسلین شب اسریٰ کے دولہا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذاتِ با برکات پر بے حد درود وسلام پیش کرتے ہوئے ہم یہاں حضور ﷺ کی 40 احادیث مبارکہ درج کرنے کی کوشش کریں گے تا کہ پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ اللہ رب العالمین نے شافع روزِ جزا نبی اکرم رسول مکرّم ﷺ کو کتنی خوبیوں سے نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ نے مخلوق کی راہنمائی کے لیے انبیاء ورسل کو دنیا میں مبعوث فرمایا اور ان پر وحی فرمائی تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام پر عمل پیرا ہو کر اپنے امتیوں کے سامنے لائق تقلید نمونہ پیش کر سکیں، نبوت ورسالت کا یہ سلسلہ ابو البشر مسجود الملائکہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور ہمارے پیارے آقا شافع روز جزا گناہگاروں کے والی درِّ یتیم (ایسا موتی جس کی مثل نہ ہو) مدثر کی چادر اوڑھنے والے جناب حضرت محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔

خلاقِ عالمین نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو "رحمۃ للعالمین" کے حسین اور خوبصورت لقب سے سرفراز فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر عالم کے لیے رحمت کبریا ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضور سرور عالم ﷺ پر دین مبین کی تکمیل فرما دی اور وحی کو تمام کر دیا اور اسلام جیسے عالمگیر دین کو تا صبح قیامت اپنا پسندیدہ دین قرار دیا۔ قرآن مجید میں حضور ﷺ کے آخری نبی

ہونے کا اعلان اس طرح فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَ لٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ
وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِيۡمًا o

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں سے پچھلے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

ختم نبوت کے اس اعلانِ خداوندی کے بعد کسی شخص کو قصر نبوت میں نقب زنی کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں حضور ﷺ کے بہت سے ارشاداتِ عالیہ کتب احادیث میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ یہاں ایسی ہی چالیس احادیث پیش کی جا رہی ہیں تا کہ منکرین ختم نبوت و منکرین احادیث پر حق واضح ہو سکے۔ اللہ رب العالمین ہماری اس حقیری کوشش کو قبول فرمائے اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔

حدیث نمبر 1:

لوحِ محفوظ میں ذکرِ ختم نبوت

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ، وَ اِنَّ
اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ -

(مسند احمد، ج ۴، ص ۱۲۸۔ المعجم الکبیر، ج ۱۸، رقم الحدیث: ۶۳۱۔ مسند البزار، رقم الحدیث: ۴۶۵)

حل لغات:

مُنْجَدِلٌ : گندھنے والا　　طِیْنَۃٌ : گارا، مٹی

ترجمہ: بے شک میں اللہ کے نزدیک لوح محفوظ میں خاتم النبیین تھا اور بے شک (اس وقت) آدم (علیہ السلام) تخلیق کے مراحل میں تھے۔

حدیث نمبر 2:

قصرِ نبوت کی آخری اینٹ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

اِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی
بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَ اَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ
النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَ یَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَ یَقُوْلُوْنَ : ھَلَّا
وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ ؟ قَالَ : فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَ اَنَا خَاتَمُ
النَّبِیّٖنَ -

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 3535، دار السلام، ص ۲۷)

حل لغات:

لَبِنَۃٌ : کچی اینٹ　　زَاوِیَۃٌ : گوشہ، کونہ

مَثَلَ : مثال، صفت، بات

ترجمہ: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے ایک بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا، مگر اس کے کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے: یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

حدیث نمبر 3:

چھ خصائص

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّ مَسْجِدًا وَّ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۵۲۳، داراحیاء التراث العربی بیروت، ج ۱، ص ۳۷۱)

حل لغات:

مَغَانِمَ: مَغْنَمِ کی جمع، غنیمت — طَهُوْر: پاک کرنے والا

جوامع الکلم: وہ کلام جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں (دریا کو کوزے میں بند کر دینا) — مَسْجِد: عبادت گاہ، سجدہ گاہ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھ اوصاف کے ساتھ انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔ (۲) اور رعب سے میری مدد کی گئی۔ (۳) اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا۔ (۴) اور تمام روئے زمین کو میرے لیے پاک کرنے والی (آلہ طہارت) اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا۔ (۵) اور مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا۔ (۶) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کیا گیا۔

حدیث نمبر 4:

ختم نبوت و رسالت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ۔

(سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۲۷۲، دارالکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہو گا نہ رسول ہو گا۔

حدیث نمبر 5:

دنیا میں آخر عقبیٰ میں سابق

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ :نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۸۷۶، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۵۵، سنن النسائی رقم الحدیث: ۳۶۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم (دنیا کے اندر آنے میں) آخر ہیں اور قیامت کے دن (جنت کے اندر داخلہ وغیرہ میں پہل کرنے والے) سابق ہوں گے۔

حدیث نمبر 6:

انبیاء علیہم السلام کی سیاست اور ختم نبوت

عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ : قَاعَدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ الحدیث

(صحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۴۵۵، دار السلام ریاض، ص ۱۱۷)

حل لغات:

تَسُوْسُ : مشتق از سِیَاسَۃٌ امور کی تدبیر و انتظام کرنا

خَلَفَ : مشتق از خِلَافَۃ : جانشین و قائم مقام ہونا۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا ملکی انتظام ان کے انبیاء کرتے تھے، جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی ہو جاتا، اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر 7:

مقام بابِ فصلِ ولایت اور ختم نبوت

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: اَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ۔

(صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۴۴۱۶، ص ۹۰۹، دار السلام ریاض)

حل لغات:

اِسْتَخْلَفَ : جانشین بنانا۔

تُخَلِّفُ : تخلیفاً پیچھے چھوڑنا، جانشین بنانا۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا، حضرت علی نے عرض کیا: کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا اس بات پہ راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لیے ہارون (علیہما السلام) تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔

(ازالۃ الخفاء، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی، ج ۴، ص ۴۴۴)

تشریح حدیث:

سرورِ کائنات ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہارون علیہ السلام کی مثل فرمایا اور بعد میں فرمایا کہ میرے بعد نبی نہیں۔ یعنی تم ہارون کے ساتھ پوری مماثلت نہیں رکھتے کیونکہ وہ پیغمبر تھے اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ اور یہ واضح امر ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ نہ تھے کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس سال قبل وفات پا گئے تھے۔ لہٰذا یہ خلافت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے ایام میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مرتبہ تھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے تبوک کی طرف روانہ ہونے کے بعد آپ کے خلیفہ تھے۔ اس حدیث سے اثنا عشریہ استدلال کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت علی ہی آپ کے خلیفہ تھے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں، جیسا کہ حدیث کی وضاحت سے ظاہر ہے۔ علاوہ ازیں خلافت کی دلیل قطعی ہونی چاہیے لہٰذا حدیث سے یہ استدلال درست نہیں۔

(تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری، ج 6، ص 528)

حدیث نمبر 8:

آخری نبی اور آخری مسجد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدَهٗ آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

(صحیح مسلم شریف، رقم الحدیث: ۱۳۹۴، ج ۲ ص ۱۰۱۲، مطبوعہ احیاء التراث بیروت، لبنان)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز ادا کرنا دیگر مساجد میں نماز ادا کرنے سے ہزار درجہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے کیونکہ رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کی مسجد آخر المساجد ہے۔ (یعنی آخر مساجد الانبیاء ہے)

حدیث نمبر 9:

خاتم الانبیاء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں:
لوگ (سیدنا) محمد ﷺ کے پاس آ کر کہیں گے یا محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ نے آپ کے وسیلے سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کی مغفرت کر دی ہے، آپ اپنے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔ جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَیَقُوْلُوْنَ : یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ - الی آخرہٖ

(صحیح البخاری، رقم الحدیث ۴۷۱۲، ص ۹۸۸، دارالسلام ریاض)

حدیث نمبر 10:

آخری نبی اور آخری امت

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے فتنۂ دجال سے متعلق ایک طویل حدیث روایت کی، جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

وَ اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ -

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۰۷۷، مطبوعہ احیاء التراث العربی)

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

حدیث نمبر 11:

تیس دجالوں کی پیشین گوئی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ ، فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا : (اِلٰی قَوْلِهٖ) وَ اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۴۲۵۲، ص ۹۶۷، دارالارقم، بیروت)

حل لغات:

زَوٰی : سمیٹ دیا مَشَارِقَ : واحد مشرق مَغَارِبَ واحد مغرب

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھا۔ اور بلاشبہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر 12:

اگر سلسلۂ نبوت باقی ہوتا تو عمر نبی ہوتے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔

(سنن ترمذی، ص۸۴۰، رقم الحدیث ۳۶۹۵، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے۔

حدیث نمبر 13:

اسمائے نبویہ

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَ اَنَا الْعَاقِبُ۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث ۳۵۳۲، ص ۲۷۶، دارالسلام ریاض)

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: وَ الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔

(مسلم، ۶۲۵۱، دارالجبل)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ اسماء ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں، اور ''عاقب'' وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

تشریح:

پانچ کے عدد سے حصر مقصود نہیں۔ اس حدیث میں پانچ اسماء کا ذکر ہے اور دیگر احادیث میں اس کے علاوہ بھی متعدد اسمائے مبارکہ منقول ہیں۔

حدیث نمبر 14:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ یَقُوْلُ: هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا ؟ وَ یَقُوْلُ: اِنَّهٗ لَیْسَ یَبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا رُؤْیَا الصَّالِحَةُ۔

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۰۱۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر فرماتے تھے: کیا تم میں سے کسی ایک نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے ؟ پھر فرماتے: میرے بعد نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔

حدیث نمبر 15:

عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی : رَاَیْتَ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ: مَاتَ وَ هُوَ صَغِیْرٌ، وَلَوْ قُضِیَ اَنْ یَّكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیٌّ لَعَاشَ ابْنُهٗ، وَلٰكِنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۱۵۱۰)

ترجمہ: اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: وہ کم سنی میں فوت ہو گئے، اور اگر رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا مقدر ہوتا تو وہ زندہ رہتے لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 16:

اول و آخر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ فِی الْخَلْقِ وَ اٰخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ۔

(کنز العمال، رقم الحدیث: ۳۱۹۱۵_۳۲۱۲۶، ج۱۱ص ۴۰۹، دار الرسالۃ بیروت۔
الدیلمی، رقم الحدیث: ۴۸۵۰)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں پیدائش میں سب انبیاء سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔

حدیث نمبر 17:

خاتم الانبیاء

عن ابی سعید قال قال النبی ﷺ: اَنَا خَاتَمُ اَلْفِ نَبِیٍّ اَوْ اَکْثَرَ۔

(المستدرک علی الصحیحین، دار الفکر بیروت لبنان، ج۲/۵۹۷)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں ایک ہزار یا اس سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں۔

حدیث نمبر 18:

مقفّی و خاتم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَنَا اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ وَّ الْحَاشِرُ وَ الْمُقَفّٰی وَ الْخَاتَمُ۔

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۲۲۵۰)
(مجمع الزوائد، رقم الحدیث ۴۰۹۲، دار الکتب العلمیہ، ج۸، ص۳۶۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں احمد ہوں، اور میں محمد ہوں اور حاشر ہوں اور مقفّی (سب نبیوں کے بعد مبعوث ہونے والا) ہوں اور خاتم ہوں۔

حدیث نمبر 19:

فاتحِ بابِ شفاعت و خاتم نبوت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ: وَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّ لَا فَخْرَ۔

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۱۷۰۔سنن الدارمی، رقم الحدیث: ۵۰، نشر السنة ملتان، ص ۳۰، ۳۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں۔ اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور فخر نہیں، اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور فخر نہیں۔

حدیث نمبر 20:

شانوں کے درمیان مہر نبوت

عَنْ وَهْبِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: وَ كَانَ مُوْسٰى رَجُلًا جَعْدًا اٰدَمَ طُوَالًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةٍ وَ لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا وَ قَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ فَاِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَ قَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هٰذِهِ الشَّامَةُ الَّتِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ شَامَةُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ لِاَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَ لَا رَسُوْلَ۔

(المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث: ۴۱۵۷، ج ۳، ص ۱۸۰، دار الفکر بیروت)

حل لغات: جَعْدٌ: گھنگریالے بالوں والا، طُوَالٌ: لمبا، شَامَةٌ: تِل

ترجمہ: وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دراز قد تھے اور ان کے بال گھونگریالے تھے، گویا کہ وہ قبیلۂ شنوءَ سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ان کے داہنے ہاتھ میں مہر نبوت ہوتی تھی، مگر ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور ہمارے نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میرے شانوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر ہوتی تھی، کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔

حدیث نمبر 21:

بیت المقدس میں بیانِ ختمِ نبوت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ اَثْنٰی عَلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ: كُلُّكُمْ اَثْنٰی عَلٰی رَبِّهٖ وَ اَنَا مُثْنٍ عَلٰی رَبِّیْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ اَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْهِ تِبْیَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ جَعَلَ اُمَّتِیْ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَ جَعَلَ اُمَّتِیْ وَسَطًا وَّ جَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَ هُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَ شَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَ وَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَ رَفَعَ لِیْ ذِكْرِیْ وَ جَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّ خَاتِمًا۔

(مسند البزاز، رقم الحدیث:۹۵۱۸)

(مجمع الزوائد، باب منہ فی الاسراء، ج۱،ص۹۳، رقم الحدیث: ۳۳۵ دار الکتاب بیروت لبنان)

حل لغات:

مُثْنٍ: ثناء کرنے والا　　وَسَطٌ: متوسط، معتدل، افضل

وِزْرٌ: بوجھ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (حدیث معراج میں) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بیت المقدس میں انبیاء علیہم السلام کے سامنے حمد الٰہی کرتے ہوئے) فرمایا: آپ سب نے اللہ عزوجل کی تعریف و ثنا کی، اب میں اپنے ربّ کی ثنا بیان کرتا ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا اور تمام لوگوں کے لیے بشیر و نذیر بنایا، مجھ پر قرآن مجید نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو خیر امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لیے بنائی گئی ہے اور میری امت کو افضل امت بنایا اور میری امت کو اول اور آخر بنایا اور اس نے میرا سینہ کھول دیا، میرا بوجھ اتار دیا اور میرے لیے میرا ذکر بلند کیا اور مجھ کو افتتاح کرنے والا اور (نبیوں کو) ختم کرنے والا بنایا۔

حدیث نمبر 22:

لانبی بعدی

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ، مِنْهُمْ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَ اِنِّيْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ـ

(مسند احمد بن حنبل، حدیث حذیفہ بن یمان، المکتب الاسلامی بیروت، ج ۵، ص ۳۹۱، رقم الحدیث: ۲۳۳۵۸)

ترجمہ: حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ستائیس دجال اور کذاب ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر 23:

خاتمِ انبیاء اور شیرِ خدا

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَجِعْتُ وَجَعًا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَقَامَنِيْ فِيْ مَكَانِهٖ وَ قَامَ يُصَلِّيْ وَ اَلْقٰى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهٖ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ بَرِئْتَ يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ، مَا سَاَلْتُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا سَاَلْتُ لَكَ مِثْلَهٗ وَ لَا سَاَلْتُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَانِيْهِ غَيْرَ اَنَّهٗ قِيْلَ لِيْ: اِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۷۹۱۳، مکتبۃ المعارف، الریاض، ج ۸، ص ۴۴۵)

حل لغات: وَجِعْتُ: میں بیمار ہوا، درد مند ہوا

طَرَفَ: کنارہ، گوشہ   بَاْس: تکلیف، حرج

ترجمہ: حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے شدید درد ہوا تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اپنے پاس ٹھہرایا، اور آپ ﷺ نماز پڑھنے لگے اور مجھ پر اپنی چادر کا پلو ڈال دیا۔ پھر فرمایا: اے ابوطالب کے بیٹے! تم ٹھیک ہو گئے ہو اور اب تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہے، میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کیا ہے، تمہارے لیے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرما دی، سوا اس کے کہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 24:

آخری اور بہترین امت

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نُكْمِلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۴۲۸۷، ج ۲، ص ۱۴۳۳، احیاء التراث العربی)

ترجمہ: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے۔ ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں۔

حدیث نمبر 25:

ختم نبوت وختم ہجرت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اِسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَمِّ أَقِمْ مَكَانَكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَخْتِمُ بِكَ الْهِجْرَةَ كَمَا خَتَمَ بِيَ النُّبُوَّةَ۔

(مسند ابی یعلی، رقم الحدیث: ۲۶۴۶۔ مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۲۶۸/۲۶۹، دار الکتاب، بیروت،)

حل لغات:

استأذن: اجازت چاہی

الهجرة: ترکِ وطن۔ ایک ملک سے دوسرے ملک جانا

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ اسی جگہ ٹھہریں جہاں آپ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس طرح ہجرت کو ختم کرے گا جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کیا ہے۔

نوٹ:

اس حدیث مبارک میں ہجرت سے مراد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت ہے جو فتح مکہ کے بعد منسوخ ہو گئی، جس طرح کہ صحیح بخاری کی حدیث پاک میں ہے:

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَّ نِيَّةٌ وَ إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

(صحیح بخاری، رقم الحدیث:۲۷۸۳)

"فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تمہیں جہاد کے لیے طلب کیا جائے تو نکل پڑو۔"

فتح مکہ کے بعد اسلام اور اہل اسلام کو غلبہ حاصل ہو گیا اور مکہ میں اہل ایمان کو کوئی خطرہ نہ تھا اس لیے مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت منسوخ ہو گئی۔ البتہ اگر کسی علاقہ میں ایمان کو خطرہ ہو اور شعائرِ اسلام کا تحفظ ناممکن ہو جائے تو اس علاقہ سے ہجرت کرنا لازم ہے اور ہجرت کا حکم قیامت تک باقی ہے، جس کی دلیل درج ذیل حدیث پاک ہے:

عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَ لَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

(سنن ابی داود، رقم الحدیث:۲۴۷۹)

"ہجرت منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ توبہ منقطع ہو جائے گی اور توبہ منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔"

حدیث نمبر 26:

خاتم دورِ رسالت

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَرَءَ: وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ (الاحزاب:۷) يَقُوْلُ: بُدِئَ بِيَ فِي الْخَيْرِ وَ كُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:۳۱۷۵۳، ج۶، ص۳۲۸، دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ یہ آیت پڑھتے "و اذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منك و من نوح" (الاحزاب:۷) تو فرماتے: مجھ سے خیر کی ابتداء کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں سے آخر ہوں۔

حدیث نمبر 27:

آخری امت کی انفرادیت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لَمَّا اُسْرِیَ بِیَ السَّمَاءَ قَرَّبَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی کَانَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ کَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی لَا بَلْ اَدْنٰی، وَ عَلَّمَنِیَ الْمُسَمَّیَاتِ قَالَ: یَا حَبِیْبِیْ! یَا مُحَمَّدُ! هَلْ غَمَّكَ اَنْ تُجْعَلَ آخِرَ النَّبِیِّیْنَ؟ قُلْتُ یَا رَبِّ لَا، قَالَ: بَلِّغْ اُمَّتَكَ عَنِّی السَّلَامَ وَ اَخْبِرْهُمْ اَنِّیْ جَعَلْتُهُمْ آخِرَ الْاُمَمِ لِاَ فْضَحَ الْاُمَمَ عِنْدَهُمْ وَ لَا فْضَحَهُمْ عِنْدَ الْاُمَمِ۔

(الفردوس بماثور الخطاب، رقم الحدیث: ۵۳۲۱، دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۳، ص۴۳۱)
(درمنثور، ج۵، ص۲۰۰، دار احیاء التراث العربی بیروت)

حل لغات:

قاب: مقدار، کمان کے قبضہ اور گوشۂ کمان کے درمیان کا فاصلہ

قوسین: قوس کا تثنیہ، کمان

فَضَحَ یَفْضَحُ: رسوا کرنا، برائیاں ظاہر کرنا

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میرے ربّ عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک، بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام اشیاء کا علم عطا فرمایا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے میرے حبیب! اے محمد! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا گیا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے رب! نہیں۔ فرمایا: آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری امت بنایا ہے، تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں۔

حدیث نمبر 28:

ایک عظیم درود

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ ، قَالَ: فَقَالُوْا لَهٗ ؛ فَعَلِّمْنَا قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ ۔(الحدیث)

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۹۰۶، احیاء التراث، ج۱، ص۲۹۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو، تم کو علم نہیں ہے شاید یہ درود آپ پر پیش کیا جائے گا، لوگوں نے کہا: آپ ہمیں (درود پاک) سکھایئے۔ آپ نے فرمایا: تم اس طرح درود پڑھو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ۔

حدیث نمبر 29:

گوہ کی گواہی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَمَنْ اَنَا يَا ضَبُّ؟ قَالَ اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ (الحدیث)

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث:۵۹۹۶)

(مجمع الزوائد، رقم الحدیث ۱۴۰۸۶، ج۸، ص۲۷۲، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (ایک طویل حدیث میں) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ سے پوچھا میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا کہ آپ رب العالمین کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ آلوسی اور مفتی محمد شفیع دیوبندی نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔)

حدیث نمبر 30:

اولادِ آدم علیہ السلام سے آخری نبی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ فَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَنَادٰی بِالْاَذَانِ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَیْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(جامع الاحادیث، رقم الحدیث: ۲۴۷۲۸۔ تاریخ دمشق کبیر، دار احیاء التراث، ج ۷، ص ۳۰۹)

حل لغات:

استوحش : وحشت محسوس کی

نادی : ندا دی، اذان کہی

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدم جنت سے ہندوستان میں اتارے گئے تو (بوجہ تنہائی) ان کو وحشت ہوئی، جبرائیل امین نے آپ کے پاس آ کر اذان کہی۔ الله اکبر الله اکبر۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ، (نام محمد سنا) تو آدم علیہ السلام نے پوچھا محمد کون ہیں؟ جبریل امین نے بتایا وہ جماعت انبیاء میں آپ کے سب سے آخری صاحبزادے ہیں۔

حدیث نمبر 31:

صحیفۂ خلیل اللہ اور ذکر خاتم الانبیاء

عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ فِیْ مُجَلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّهٗ كَائِنٌ مِّنْ وَّلَدِكَ شُعُوْبٌ وَ شُعُوْبٌ حَتّٰی یَاْتِیَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الَّذِیْ یَكُوْنُ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(الطبقات الکبریٰ، امام محمد بن سعد، دار احیاء التراث العربی، ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ قبل ان یوحیٰ الیہ، ج ۱، ص ۷۸)

ترجمہ: حضرت عامر شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفہ میں ارشاد ہوا کہ بے شک تیری اولاد قبائل در قبائل ہوگی حتیٰ کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلوہ گر ہوں گے۔

حدیث نمبر32:

مہر نبوت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ (و افقه الذهبی فی التلخیص : علی شرط مسلم)

(المستدرک علی الصحیحین، ذکر اخبار سید المرسلین وخاتم النبیین، رقم الحدیث: ۴۱۹۷)

حل لغات:

خاتم: مہر، انگوٹھی بیضة : انڈہ حمام: کبوتر

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: کہ میں نے مہر نبوت کو نبی کریم ﷺ کی پشت مبارک پر کبوتری کے انڈے کی طرح دیکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ذھبی نے بھی تلخیص میں صحیح مسلم کی شرط پر قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر33:

بے مثال اسلوب خطابت وختم نبوت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَ عَلَا صَوْتُهُ وَ اشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ وَ يَقُوْلُ: بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ يَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطٰى ۔الحدیث

(مسلم، ج۱، ص۲۸۴، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاۃ والخطبة، نور محمد کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور جلال میں شدت آ جاتی ۔ گویا کہ آپ ﷺ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں، کہ وہ لشکر صبح کے وقت تم پر آ پہنچا، شام کے وقت آ گیا، اور آپ ﷺ شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کو ملا کر فرماتے: مجھے اور قیامت کو اس طرح ملا کر بھیجا گیا ہے ۔ (جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں)

نوٹ:

اس حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلکش اندازِ خطابت کی منظر کشی اور قربِ قیامت کے ساتھ ساتھ مسئلہ ختم نبوت کو بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی کے متصل ہونے کی طرح حضور ﷺ کا قیامت کے ساتھ مقترن ہو کر مبعوث ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ اور قیامت کے درمیان کسی نئے نبی کا حائل ہونا محال و ناممکن ہے۔

حدیث نمبر 34:

وصالِ جگر پارۂ خاتم النبیین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ قَالَ : اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ، وَ لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا وَ لَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ اَخْوَالُهُ الْقِبْطُ وَ مَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ۔

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصلوٰۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ، رقم: ۱۵۱۱، ج ۱، ص ۴۸۴، دار احیاء التراث العربی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: بلاشبہ اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے اور اگر زندہ رہتے تو صدیق نبی ہوتے۔ اور اگر زندہ رہتے تو ان کے ماموں قبطی آزاد ہو جاتے اور کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاتا۔

حدیث نمبر35:

سچا خواب اور تعبیر نبوی

حضرت زمل جہنی نے ایک خواب دیکھا اور نبی کریم ﷺ نے اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

أَمَّا النَّاقَةُ الَّتِیْ رَأَیْتَ وَ رَأَیْتَنِیْ أُتْبِعُهَا فَهِیَ السَّاعَةُ۔ عَلَیْنَا تَقُوْمُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا أُمَّةَ بَعْدِیْ وَلَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِیْ۔

(کنز العمال، دار الرسالۃ، ج۱۵، ص۵۲۱)

حل لغات:

ناقۃ: اونٹنی

اُتْبِعُ: میں پیچھے لا رہا ہوں، چلا رہا ہوں

ترجمہ: رہی وہ اونٹنی جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس اونٹنی کو چلا رہا ہوں تو اس سے مراد قیامت ہے، اور وہ ہم پر ہی قائم ہوگی، نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری امت کی بعد کوئی امت ہوگی۔

حدیث نمبر36:

دس اسمائے نبویہ

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ لِیْ عِنْدَ رَبِّیْ عَشْرَةَ اَسْمَاءٍ، اَنَا مُحَمَّدٌ، وَ اَنَا اَحْمَدُ، وَ اَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ وَ اَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ الْخَلَائِقُ مَعِیْ عَلٰی قَدَمِیْ وَ اَنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ، وَ رَسُوْلُ التَّوْبَةِ، وَ رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ وَ اَنَا الْمُقَفِّیْ قَفَّیْتُ وَ اَنَا قُثَمٌ قَالَ: وَ الْقُثَمُ: اَلْكَامِلُ۔

(سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۱، ص۴۰۴)
(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، المصطفی، فصل فی اسماہٗ، ج۱، ص۲۳۲، بحوالہ الکامل لابن عدی)

حل لغات:

ماحی: مٹانے والا عاقب: پیچھے آنے والا، جانشین

حاشر: جمع کرنے والا

ملاحم مفرد مَلْحَمَةٌ: گھمسان کی جنگ

قُثَمْ: مجتمع الخلق، جامع، کامل، بہت عطا کرنے والا

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے رب کے ہاں میرے دس نام ہیں (۱) میں محمد ہوں (۲) میں احمد ہوں (۳) میں ماحی ہوں، اللہ میرے سبب کفر کو مٹاتا ہے۔ (۴) میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (۵) میں حاشر ہوں کہ میرے ساتھ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہو گا۔ (۶) میں رسولِ رحمت ہوں۔ (۷) میں رسولِ توبہ ہوں۔ (۸) میں جہاد کرنے والا رسول ہوں۔ (۹) میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا۔ (۱۰) اور میں قثم یعنی جامع کامل ہوں۔

حدیث نمبر 37:

خاتم الانبیاء اور آخر الامم

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَ صُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَ اَطِيْعُوْا وُلَاةَ اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۷۶۱۷، داراحیاء التراث العربی، ج۸، ص۱

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے سو تم اپنے ربّ کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اپنے حکام کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حدیث نمبر 38:

ابتداء و اختتامِ رسالت

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ مَرْفُوْعًا اَوَّلُ الرُّسُلُ اٰدَمُ وَ اٰخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ ۔

(کنز العمال، ج ۱۱، ص ۴۸۰، رقم الحدیث: ۳۲۲۶۹)

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے رسول حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری رسول (حضرت) محمد ﷺ ہیں ۔

حدیث نمبر 39:

اقرارِ ختمِ نبوت

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں، جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

فَقَدِمَ حَارِثَةُ بْنُ شَرَاحِيْلَ اِلٰى مَكَّةَ فِیْ اِخْوَتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَاَتَى النَّبِیَّ ﷺ فِیْ فِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلٰى زَيْدٍ عَرَفُوْهُ وَ عَرَفَهُمْ وَ لَمْ يَقُمْ اِلَيْهِمْ اِجْلَالًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا لَهٗ: يَا زَيْدُ فَلَمْ يُجِبْهُمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا زَيْدُ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبِیْ وَ هٰذَا عَمِّیْ وَ هٰذَا اَخِیْ وَ هٰؤُلَاءِ عَشِيْرَتِیْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: قُمْ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَ يَا زَيْدُ، فَقَامَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ سَلَّمُوْا ثُمَّ قَالُوْا لَهٗ: اِمْضِ مَعَنَا يَا زَيْدُ، فَقَالَ: مَا اُرِيْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَلًا وَّ لَا غَيْرَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ اِنَّا مُعْطُوْكَ بِهٰذَا الْغُلَامِ دِيَاتٍ فَسَمِّ مَا شِئْتَ فَاِنَّا حَامِلُوْهُ اِلَيْكَ، فَقَالَ: اَسْاَلُكُمْ اَنْ تَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ خَاتَمُ اَنْبِيَائِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ اُرْسِلُهٗ مَعَكُمْ فَتَابَوْا وَ تَلَكَّئُوْا وَ تَلَجْلَجُوْا فَقَالُوْا: تَقْبَلُ مِنَّا مَا

عَرَضْنَا عَلَيْكَ مِنَ الدَّنَانِيْرِ، فَقَالَ لَهُمْ: هٰهُنَا خَصْلَةٌ غَيْرُ هٰذِهٖ قَدْ جَعَلْتُ الْاَمْرَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ وَ اِنْ شَاءَ فَلْيَدْخُلْ، قَالُوْا: مَا بَقِيَ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: يَا زَيْدُ! قَدْ اَذِنَ لَكَ الْآنَ مُحَمَّدٌ فَانْطَلِقْ مَعَنَا، قَالَ: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ مَا اُرِيْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَلًا وَّ لَا اُوْثِرُ عَلَيْهِ وَالِدًا وَّ لَا وَلَدًا فَاَدَارُوْهُ وَ اَلَاصُوْهُ وَاسْتَعْطَفُوْهُ وَ اَخْبَرُوْهُ مِنْ وَرَائِهٖ مِنْ وُّجْدِهِمْ، فَاَبٰى وَ حَلَفَ اَنْ لَّا يَلْحَقَهُمْ، قَالَ حَارِثَةُ! اَمَّا اَنَا فَاُوَاسِيْكَ بِنَفْسِيْ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَبَى الْبَاقُوْنَ ـ الحديث

(المستدرك على الصحيحين، ج ۳، ص ۴۲۳، رقم الحديث: ۵۰۱۳، دارالفكر بيروت)

حل لغات:

فِنَاءَ: گھر کے سامنے کا میدان — نَفَر: تین سے دس تک مردوں کی جماعت

اِجْلَال: تعظیم کرنا — دیات: دِيَةٌ کی جمع: خون بہا

تأيوا: لوٹ گئے، پھر گئے — تَلَكَّئُوْا: وہ ہچکچائے، عذر خواہ ہوئے

تَلَجْلَجُوا: تَلَجْلُجًا: تتلانا، ہکلانا

هَيْهَاتَ: (بتثلیثِ آخر) اسم فعل، بمعنی دور ہوا

اَدَارُوْا: انہوں نے لبھایا۔ — اَلَاصُوا: انہوں نے پھسلایا

اسْتَعْطَفُوا: مہربانی طلب کی — وُجِدَ: غم وحزن، محبت

اُوَاسِي: میں غمخواری کرتا ہوں

ترجمہ: حارثہ بن شراحیل اپنے بھائیوں اور اہل خاندان کے ساتھ مکہ مکرمہ آئے، نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ اپنے چند صحابہ کے ساتھ حرم شریف کے صحن میں تشریف فرما تھے، حضرت زید بن حارثہ بھی وہیں تھے۔ جب انہوں نے حضرت زید کو دیکھا تو پہچان لیا، اور حضرت زید نے بھی انہیں پہچان لیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کی وجہ سے ان کے استقبال کے لیے کھڑے نہ ہوئے۔ وہ بولے: اے زید! حضرت زید نے انہیں کوئی جواب نہ دیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے زید! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ! یہ میرے والد ہیں، یہ چچا ہیں، یہ میرا بھائی ہے اور یہ میرے رشتہ دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید سے فرمایا: اے زید! اٹھو اور ان کو سلام کرو۔ حضرت زید نے کھڑے ہو کر انہیں سلام کیا، انہوں نے بھی حضرت زید کو سلام کیا۔ بعد ازاں انہوں نے کہا: زید! ہمارے ساتھ چلو۔ حضرت زید نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بدلے میں کوئی عوض چاہتا ہوں نہ کسی شخص کو ترجیح دیتا ہوں۔ وہ کہنے لگے: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس لڑکے کے عوض ہم آپ کو قسم قسم کے اموال دیتے ہیں، آپ جو چاہیں بتا دیں، ہم آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ گواہی دو ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی لائقِ عبادت نہیں اور میں اس کا آخری نبی و رسول ہوں۔'' تو میں اسے تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔ ان لوگوں نے حیلہ سازی کی اور ہچکچائے اور بولے: ہم نے آپ کو

دیناروں کی پیشکش کی ہے، اسے قبول فرمالیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں اس کے علاوہ ایک اور صورت ہے، میں نے زید کو اختیار دے دیا ہے، اگر چاہے تو چلا جائے اور اگر چاہے تو یہیں رہے۔ وہ بولے (اس سے اچھی) کیا صورت ہو سکتی ہے؟ کہنے لگے: زید! اب تو (حضرت) محمد (ﷺ) نے تمہیں اجازت دے دی، تو ہمارے ساتھ چلو۔ حضرت زید نے کہا: کتنی دور کی بات ہے، کتنی دور کی بات ہے، نہ میں حضور ﷺ کے مقابلہ میں کوئی عوض چاہتا ہوں اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ پر والد و اولاد کو ترجیح دیتا ہوں۔ وہ حضرت زید کو لبھانے اور مائل کرنے لگے اور رحم کی اپیل کی، حضرت زید نے انکار کیا اور ان کے ساتھ نہ جانے کی قسم کھائی۔ حارثہ نے کہا: میں تو تمہارا ساتھ دیتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی حقیقی معبود ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ اور باقی سب نے (قبولِ اسلام سے) انکار کر دیا۔

اسی لیے علامہ ابن نجیم مسئلہ مذکورہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اِذَا لَمْ یَعْرِفْ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ لِاَنَّہٗ مِنَ الضَّرُوْرِیَّاتِ۔

(الاشباہ والنظائر، کتاب السیر، باب الردۃ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، ج۱، ص۲۹۶)

حدیث نمبر 40:

پیغمبروں کا عہد

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو ان کے وصال کے بعد ان الفاظ کے ساتھ ندا کی:

بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِکَ عِنْدَہٗ اَنْ بَعَثَکَ آخِرَ الْاَنْبِیَاءِ وَ ذَکَرَکَ فِیْ اَوَّلِھِمْ، فَقَالَ تَعَالٰی: وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَ مِنْکَ وَ مِنْ نُّوْحٍ۔ (الآیۃ)

(المواہب اللدنیہ، المقصد العاشر، الفصل الاول فی اتمامہ تعالیٰ نعمتہ علیہ)

ترجمہ: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی فضیلت اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا مگر ذکر آپ کا سب سے پہلے کیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! یاد کیجئے جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ (بن مریم) سے۔"

موضوع کی طوالت کے باوجود اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم نے ختم نبوت کے حوالے سے چالیس احادیث عربی متن کے ساتھ نقل کر دی ہیں۔ وگرنہ کتبِ احادیث میں ختم نبوت سے متعلق کثیر احادیث موجود ہیں۔

نیز آقا کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی پیش نظر ہے :

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِّنْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَّ کُنْتُ لَه‘ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّ شَهِیْدًا۔

(شعب الایمان باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم وشرفہ، دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ۱/۲۷۵)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت کے لیے امور دین سے متعلق چالیس احادیث محفوظ کر لے تو بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اسے فقہاء میں سے اٹھائے گا اور میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔